مقدس اوراق کا حکم اور حفاظت کا طریقہ!

ادارہ

کیا حکم ہے شریعتِ مطہرہ کا اس مسئلہ کے بارے میں کہ موجودہ دور میں قرآن مجید کی آیات اوران کا ترجمہ، اسی طرح احادیثِ مبارکہ اوران کا ترجمہ اور اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک' اخبارات، اشتہارات، شادی کارڈز، چھوٹے چھوٹے اسٹیکرز پر لکھے اور شائع کیے جاتے ہیں، مندرجہ بالا چیزیں استعمال ہونے کے بعد ردّی کاغذ بنالیے جاتے ہیں، پھران کو مختلف کاموں میں استعمال کیا جاتا ہے، مثلاً:

بازار میں دکاندار کوڑا کرکٹ اخبارات پر رکھ کر سڑک پر رکھتے دیکھے گئے ہیں، گوشت والا گوشت لپیٹ کر دیتا ہے، پکوڑے والا پکوڑے دینے کے لیے ان مقدس کاغذات کو استعمال کرتا ہے، فروٹ کی پیٹیوں میں بھی اخبارات استعمال ہورہی ہیں۔ سیمنٹڈ جالیاں اور نلکے وغیرہ بنانے والے بھی اخبارات استعمال کرتے ہیں، دفاتر والے دفاتر کے شیشے صاف کرنے کے لیے انہی کاغذات کا استعمال کرتے ہیں، دفاتر اور گھروں میں کھانے کے وقت میز وغیرہ کو صاف ستھرا رکھنے کے لیے اخبارات کا استعمال کرتے ہیں اور چھلکے ہڈیاں وغیرہ ان پر رکھ کر باہر پھینک دی جاتی ہیں، جگہ جگہ یہ مقدس کاغذات گلیوں بازاروں میں نیچے پڑے ہوئے نظر آتے ہیں، اسی طرح اسکول کی کتابیں اور پرچہ جات بھی ردی میں پھینکے جاتے ہیں، ان پر بھی قرآنی آیات اوراحادیث مبارکہ اور اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لکھا ہوا ہوتا ہے، ان کی بھی جگہ جگہ اسی طرح بے حرمتی ہوتی ہے، آپ یہ بتائیں کہ!

۱......ان مقدس کاغذات کی بے حرمتی کرنے والوں کے متعلق کیا حکم ہے؟

۲......ان کاغذات کو اُٹھا کر محفوظ جگہ پر نہ رکھنے والوں کے متعلق کیا حکم ہے؟

۳......ان مقدس کاغذات کو بے ادبی سے بچانے کا کیا بہتر طریقہ ہوسکتا ہے؟

جواب دے کر عنداللہ ماجور ہوں۔ مستفتی: محمد معراج، محمد سعید اور محمد آصف

الجواب حامداً ومصلیاً

واضح رہے کہ مقدس اوراق، کاغذات، اخبارات اور دیگر اشتہارات (جن پر قرآن پاک کی آیاتِ مبارکہ یا احادیثِ مبارکہ ہوں) کی جان بوجھ کر بے حرمتی کرنا کسی مسلمان کی شان سے بعید ہے اور نہ ہی ایک کلمہ گو ایسی حرکت کرسکتا ہے، لہٰذا ایسی حرکت غلطی سے کرنے والوں کے بارے میں شریعتِ مطہرہ میں حکم عفو (معافی) اور آخرت کی پکڑ سے بری الذمہ کا ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

’’عن ابن عباسؓ أن رسول اللہ ﷺ قال: إن اللہ تجاوز عن أمتی الخطأ والنسیان وما استکرھوا علیہ‘‘۔ (رواہ ابن ماجہ، والبیہقی، باب ثواب ہذہ الامۃ، مشکوۃ، ص:۵۸۴، ط: قدیمی)

ترجمہ: ’’حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت سے خطا اور نسیان کو معاف کردیا ہے اور اس گناہ سے بھی معافی عطاء فرمادی ہے جس میں زبردستی مبتلا کیا گیا ہو۔‘‘ (مظاہر حق جدید، ج:۴، ۵، ص:۸۵۹، ط: دار الاشاعت)

’’مرقاۃ المفاتیح‘‘ میں ہے:

’’الخطأ والمعنی: أنہ عفا عن الإثم المترتب علیہ بالنسبۃ إلی سائر الأمۃ‘‘۔

(مرقاۃ المفاتیح، ج:۱، ص:۱۷۴، ط: امدادیہ)

۲:......اگر معلوم ہو کہ اخبار کے تراشے میں قرآنی آیت ہے تو اُسے ادب سے رکھنا اور بے ادبی سے بچانا واجب ہے۔ عام اخبارات، رسائل اور ڈائریوں کا یہ حکم نہیں، انہیں استعمال میں لایا جاسکتا ہے، مثلاً فروٹ کی پیٹیوں میں رکھنا، اشیاء لپیٹ کردینا یا بطور دسترخوان کے استعمال کرنا، اس حوالے سے بے جا تشدد بھی مناسب نہیں ہے۔

۳:......باقی رہا مذکورہ اخبارات، کاغذات، اشتہارات اور شادی کارڈز (کہ جس پر قرآنی آیاتِ مبارکہ اور احادیثِ مبارکہ کے ترجمے شائع کیے جاتے ہیں) کے استعمال کے بعد ردی ہونے کی صورت میں بشمول قرآن کے مقدس بوسیدہ اوراق کے اُن کو کسی محفوظ مقام پر پاک کپڑے میں ڈال کر دفن کردیا جائے، یہی بہتر اور مذکورہ اشیاء کی توہین سے حفاظت کرنے کا احسن طریق ہے۔ علاوہ ازیں فقہاء نے ان مذکورہ اشیاء بشمول قرآن پاک کے مقدس بوسیدہ اوراق کی حفاظت کے اور بھی اسباب ذکر کیے ہیں، مثلاً: اگر مذکورہ اخبارات، اشتہارات اور شادی کارڈز وغیرہ اور مقدس بوسیدہ اوراق دُھل سکیں، تو حروف کو دھوکر ان کا پانی کسی کنویں یا ٹینکی یا کسی ایسی جگہ بہادیں جہاں کسی قسم کی نجاست نہ پہنچ جائے اور اسی طرح مذکورہ تمام اشیاء بشمول مقدس اوراق کو کسی دریا یا سمندر یا کنویں میں بھی ڈالا جاسکتا ہے۔

تاہم اگر ان اخبارات، کاغذات، اشتہارات، شادی کارڈز اور دیگر وہ تمام اشیاء جس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے مقدس نام ہوں، تو ان اشیاء سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے

مقدس ناموں کو مٹایا جائے پھر ان کو کسی بھی دنیاوی کام کے لیے استعمال کیا جائے تو یہ بھی جائز ہے۔

فتاویٰ شامی میں ہے:

’’الکتب التی لاینتفع بها یمحی فیها اسم اللّٰه وملائکته ورسله ویحرق الباقی ولابأس بأن تلقی فی ماء جار کما هی أوتدفن وهو أحسن کما فی الأنبیاء ..... وکذا جمیع الکتب إذا بلیت وخرجت عن الانتفاع بها، یعنی أن الدفن لیس فیه إخلال بالتعظیم لأن أفضل الناس یدفنون. وفی الذخیرة: المصحف إذا صار خلقا وتعذر القراء ة منه لایحرق بالنار، إلیه أشار محمدؒ وبهٖ نأخذ ولایکره دفنهٗ، وینبغی أن یلف بخرقة طاهرة ویلحد لهٗ لأنهٗ لو شق ودفن یحتاج إلی إهالة التراب علیه وفی ذٰلک نوع تحقیر إلا إذا جعل فوقهٗ سقف وإن شاء غسلهٗ بالماء أو وضعهٗ فی موضع ظاهر لاتصل إلیه ید محدث ولاغبار ولاقذر تعظیماً لکلام اللّٰه عز وجل‘‘۔ (فتاویٰ شامی، ج:۶،ص:۴۲۲، ط:سعید)

’’فتاویٰ عالمگیری‘‘ میں ہے:

’’ویکره أن یجعل شیئاً فی کاغذ فیها اسم اللّٰه تعالٰی کانت الکتابة علی ظاهرها أو باطنها‘‘۔ (فتاویٰ عالمگیری، ج:۵،ص:۳۲۲، ط:ماجدیہ)

وفیہ ایضاً

’’ولایجوز زلف شئ فی کاغذ فیه مکتوب من الفقه ولوکان فیه اسم اللّٰه تعالٰی أو اسم النبی ﷺ یجوز محوهٗ لیلف فیه شئ ، کذا فی القنیة ولو محا لوحًا کتب فیه واستعملهٗ فی أمر الدنیا یجوز۔‘‘ (حوالہ بالا)

وفیہ ایضاً

’’المصحف إذا صار خلقا لایقرأ منه ویخاف أن یضیع یجعل فی خرقة طاهرة ویدفن ودفنهٗ أولٰی من وضعهٖ موضعا یخاف أن یقع علیه النجاسة أو نحو ذٰلک ویلحد لهٗ لأنه لوشق ودفن یحتاج إلٰی إهالة التراب علیه وفی ذٰلک نوع تحقیر إلا إذا جعل فوقهٗ سقف بحیث لایصل التراب إلیه فهو أیضاً، کذا فی الغرائب. المصحف إذا صار خلقاً وتعذرت القراء ة منه لایحرق بالنار أشار الشیبانی إلٰی هٰذا فی السیر الکبیر وبهٖ نأخذ کذا فی الذخیرة۔‘‘ (فتاویٰ عالمگیری، ج:۵،ص:۳۲۳، ط:ماجدیہ)

الجواب صحیح	الجواب صحیح	الجواب صحیح	کتبہ
ابوبکر سعید الرحمٰن	محمد انعام الحق	شعیب عالم	محمد بدر عالم
			تخصصِ فقہِ اسلامی

جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی